

اسلام اور تصوف

حکمت قرآن، اگست ۱۹۸۷ء کے شمارے میں شائع شدہ ایک مقالہ بعنوان ”اسلام کا نظام روحانی“ کے مطالعہ سے منکشف ہوا کہ دین کامل اسلام کے ساتھ طریقت، اور ”تصوف“ کی پیوندکاری کر کے دین حق کی وحدت کو دوخت کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں اسٹاؤ فلسفہ، صوفی، صافی بزرگ حضرت مولانا عبدالبہاریؒ کے قول سے دلالت کی گئی ہے کہ :-

”جس طرح انسان کامل کے دو رخ ہیں، ظاہر و باطن یا قلب و قالب، اسی طرح دین کامل کے بھی دو رخ ہیں، ”شریعت“ و ”طریقت“ اور جس طرح شریعت نام ہے ظاہر یا قالب کے اعمال و احکام کا۔ اسی طرح طریقت یا تصوف نام ہے باطن یا قلب کے اعمال و احکام کا۔“

استاذ فلسفہ مزید فرماتے ہیں کہ :-

”بات یہ ہے کہ کسی شے کے کمال کا تعلق اُس کے ظاہر سے زیادہ باطن، کم سے زیادہ کیف، قشر سے زیادہ مغز یا جسم سے زیادہ جان، اور صورت سے زیادہ معنی سے ہوتا ہے۔“

صاحب مضمون آگے لکھتے ہیں کہ :-

”صورتِ اعمال تو قرآنی اور حدیثی صورتوں اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ اعمال سے ملیں گی جس کا درس ہر عالم دین سے مل سکتا ہے۔ البتہ روح اعمال جو بذریعہ صحبت، مجتہد ہو کر منتقل ہوتی آرہی ہے، کسی مستند صحبت یافتہ اور مجاز صحبت بزرگ ہی سے بطریق انسجام حاصل کی جاسکتی ہے۔“

”آج بھی یہ درس حاصل کرنا ہو تو وہ کسی قاتارت نہیں، معقولی سے نہیں،
زسے مولوی سے نہیں بلکہ کسی کامل المعروف قوی نسبت صوفی مصافی کی
صحبت بابرکت سے حاصل کرنا ہوگا۔“

گویا ان دلائل کا مقصد یہ ثابت کرنا ہے کہ دین اسلام میں طریقت یا تصوف ہی اصل اور
حقیقی فعال ہے اور شریعت محض غصو معطل۔

ان دلائل پر حضرت مجدد الف ثانیؒ کا فیصلہ سن لیجئے۔ وہ فرماتے ہیں :-
”شریعت کے تین جزو ہیں۔ ۱۔ علم۔ ۲۔ عمل اور ۳۔ اخلاص۔ جب
تک یہ تینوں جزو ثابت نہ ہو جائیں اس وقت تک شریعت ثابت نہیں ہوتی۔
اور جب شریعت ثابت ہو گئی تو حق سبحانہ و تعالیٰ کی رضا مندی حاصل ہو
گئی جو کہ دنیا و آخرت کی تمام سعادتوں سے اوپر ہے۔ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ
اَکْبَرُ مط۔ (سورۃ التوبہ، ۷۲)“

”اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی سب نعمتوں سے بڑھ کر ہے۔“ پس شریعت
تمام دنیوی اور اخروی سعادتوں کی ضامن ہوتی۔ کوئی بھی مقصد نہیں جس کے
حاصل کرنے میں شریعت کے اسوا کسی اور چیز کی ضرورت پیش آئے۔
طریقت اور حقیقت کہ جس کے ساتھ سو فیائے کرام ممتاز ہیں، شریعت کے
تیسرے جزو یعنی، اخلاص، کی تکمیل میں شریعت کے خادم ہیں۔ پس ان
دونوں کے حاصل کرنے سے مقصد شریعت کو کامل کرنا ہے نہ کہ شریعت کے
اسوا کوئی اور امر ہے۔ طریقت اور حقیقت کی منزلوں کو سطرے
کرنے سے اس کے سوا اور کچھ مقصود نہیں ہے کہ اخلاص حاصل ہو جائے۔ جو
کہ حق تعالیٰ کی رضا حاصل ہونے کے لیے لازمی ہے۔ کم سمجھ لوگ
احوال و سواجید (حال و وجد) کو اصلی مقاصد میں سے شمار کرتے ہیں اور
مشاہدات و تجلیات کو اصل مطلب خیال کرتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ وہم و
خیال کی بندش میں پھنسے رہتے ہیں۔ اور شریعت کے کمالات سے محروم

رہتے ہیں۔ (مکتوب ۳۱۷)

اپنے مکتوب ۳۱۷ میں حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں :-

”پس طریقت اور حقیقت دونوں شریعت کے جزوِ اخلاص، کو کامل کرتے ہیں، شریعت کے خادم ہیں۔ اصلی مقصد تو یہی ہے مگر ہر شخص کی سمجھ میں آتا نہیں پہنچتی۔ اکثر اہل دنیا خواب و خیال کے سایہ میں ہو گئے ہیں اور انہوں نے اخروٹ اور منقہ کو کافی سمجھ لیا ہے۔ وہ شریعت کے کمالات کو کیا جانیں اور طریقت اور حقیقت کی اصلیت تک کیسے پہنچ سکتے ہیں۔ یہ لوگ شریعت کو پوست خیال کرتے ہیں اور طریقت کو مغز جانتے ہیں اور نہیں جانتے کہ معاملہ کی حقیقت کیا ہے۔ وہ صوفیوں کی باطل باتوں پر دھوکا کھاتے ہوئے ہیں اور احوال و مقامات پر فریضہ ہیں“ (ماخذ۔ ”مکتوبات حضرت مجدد الف ثانیؒ کا اردو ترجمہ“ مترجم۔ حضرت مولانا سید زور حسین شاہ۔ ادارہ مجددیہ ۳۔ ایچ۔ ۵/۲۔ ناظم آباد۔ کراچی ۱۹۸۸ء)

حضرت مجدد الف ثانیؒ شیخ احمد فاروقی سہروردی قدس سرہ الثانی کے مکتوبات کے دلائل و حقائق تو اہل علم حضرات کے لیے طریقت یا تصوف کے باطل فلسفہ پر تجت محکم کا درجہ رکھتے ہیں لیکن عام قارئین کی غلط فہمیوں کے ازالے اور ان کے عقیدے کی اصلاح کے لیے اس مسئلہ کے فقہی اور تاریخی پہلوؤں پر مختصر روشنی ڈالنا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں :-

صوفی پینہ پوش حال مست از شراب نغمہ قوال مست
آتش از شعر عراقی در دلش درمی سازد بقرآن محفلش
(ترجمہ :- اونی لباس میں ملبوس اپنے خیال میں مست صوفی قوال کے نغمہ کی شراب سے مدہوش ہے۔ اس کے دل میں عراقی کے کسی شعر سے تو آگ سی لگ جاتی ہے لیکن اس کی محفل میں قرآن کا ہمیں ذکر نہیں)

(حکیت قرآن شمیم ص ۵۵)

جناب محمد یعقوب صاحب اپنے مقالہ ”مسلمانوں کی موجودہ حالت اور اسلامی انقلاب کی برکات“ (مطبوعہ یشاق گسٹ ۱۳۸۶ھ) کے ذیلی عنوان ’دینی حالت‘ کے تحت تصوف پر اپنا تجزیہ یوں پیش کرتے ہیں۔

”دوسری طرف تصوف کے نام پر جو کچھ ہو رہا ہے وہ بھی ’عیاں راجہ بیاں‘ کے مصداق سب پر کھلا ہے۔ ’تہذیب الاخلاق‘ اور ’مکارم اخلاق‘ جو تصوف کا اصل ہدف ہے زیب طاقِ لسیان ہو چکے ہیں۔ زیادہ تر زور شیخ پرستی، قبر پرستی، سیلوں ٹھیلوں اور عرسوں پر ہے۔ چند خداترس مشائخ کو چھوڑ کر اکثریت دوکانداری کر رہی ہے۔ عوام کو مختلف توہمات میں مبتلا کر کے شرک و بدعت اور غیر اسلامی شعار کا پرچار ہو رہا ہے۔ تعویذ گنڈول، جھاڑ پھونک اور شفاعتِ باطلہ کے نام پر غریب جاہل عوام کا استحصال روز افزوں ہے۔“

یہ باتِ ذریر روشن کی طرح عیاں ہے کہ دینِ اسلام کی اساس قرآن و سنت ہے اور قرآن و سنت ہی ظاہری و باطنی تزکیہ کا سرچشمہ ہیں۔ دینِ اسلام اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے جس کے نافرمان ہیں ہادیِ عظیم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور جن کی حیاتِ طیبہ ہی میں دین مکمل ہو چکا تھا۔

”الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ اَمَمْتُ عَلَيْكُمْ دِينِي“

ترجمہ ”آج کے دن تمہارے لیے تمہارے دین کو میں نے کامل کر دیا اور میں نے تم پر اپنا انعام تمام کر دیا۔“ (المائدہ ۱، ۲)

اب غور طلب بات یہ ہے کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے دین کامل کر دیا اس وقت طریقت اور تصوف کا کہیں وجود تک نہ تھا۔ طریقت اور تصوف کی اصطلاح نہ تو قرآن مجید میں استعمال ہوئی ہے اور نہ ہی احادیث میں۔ حد تو یہ ہے کہ تصوف عربی زبان کا لفظ ہی نہیں ہے اور نہ ہی اس کا صحیح مخرج اور مفہوم آج تک کسی کو معلوم ہے۔ تصوف کی بنیاد پوری دوسری صدی ہجری میں۔ پروفیسر اختر الحسن بھٹی اپنے مقالہ ”تصوف بحیثیت مذہبی روایت“ (مطبوعہ حکمت قرآن۔ جولائی ۱۳۸۶ھ) میں لکھتے ہیں۔

زیر بحث مقالہ میں ایک بہت بڑا قصہ دہی پایا جاتا ہے۔ مقالہ نگار سخی منٹ پر
کتبتے ہیں۔

دوبلے بصر اور بے ہر انسان۔۔۔ کی ہدایت سکے لیے قرآن پاک اٹا کر لیا جو
فرقان ہے کہ حق کو حق باطل کو باطل دکھلا دیتا ہے جو نور ہے کہ راہِ آخرت کو
روشن کرتا ہے۔ جو شفا ہے کہ نفس کے رول کو دور کر کے اس کے ذائقہ کو درست
کرتا ہے اور قلب کے زنگ کو چھڑا کر معرفتِ حق کے قابل بنا آئے، جو رحمت
ہے کہ دنیا کی ہرزعت کو راحت سے بدل دیتا ہے جو خدا ہی ہے کہ پھر ٹپے
ہوئے انسان کو پھر اپنے مولا سے ملا دیتا ہے۔

قرآن پاک کے ان ایمان افروز حقائق کو بان کر لستے لستے کیا مان کر پھر فلسفہ تصوف
کے مفروضہ تھانہ پر ایمان رکھنا اور اسکی ہمنوائی اور تبلیغ کرنا کھلا خطِ ضدّین ہے۔ فقط

محمد عبّاس علی
ناظم آباد۔ کراچی

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کو

قرآن کا صحیح لیے پرنسپل

کی ضرورت ہے، تفصیلات کے لیے رجموع فرمائیں:

قرآن اکیڈمی، ۳۶۔ کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور

فون: (۸۵۶۰۰۴) — (۸۵۶۰۰۳)